Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۲ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۳ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۳۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متّقی ہے

کوشش اور دُعا سے کام لینے والے کو خدا لغزش سے بچاتا ہے

"تقویٰ اِس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ مَیں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚ فِیْہِ ۚ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ

ایمان بالغیب کے یہ معنے ہیں کہ وہ خدا سے آڑ نہیں باندھتے بلکہ جو بات پردۂ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجّحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا؟ کیا اگر ہم آفتاب کو دیکھ کر کہیں کہ ہم اُس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس میں غیب کا پہلو کوئی بھی نہیں۔ لیکن جب ملائکہ، خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہیں تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے میں ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتوں کو مان لے۔

اور مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل، فکر، فہم، فراست اور رزق اور مال وغیرہ عطا کیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے لئے صرف کرتے ہیں یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہیں پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ یاد رکھو کہ جو شخص پورے فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہیں کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہیں قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنے والا ہمیشہ محروم رہتا ہے لیکن اگر وہ کوششوں کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اسے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اسے بچا لیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت پہلے سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:
چکروں کی تکلیف میں کمی ہے مگر ٹانگ کی درد بدستور ہے

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

۲۰ فروری کو مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۰ فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:- ۲۰ فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں جمعہ کو جلسہ منعقد نہ کر سکیں وہ اتوار کو جلسہ کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

آئندہ اتوار ملاقات نہیں ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ میں صرف ایک دن بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے مگر آئندہ اتوار مورخہ ۱۵/۲ کو بعض مصروفیات کی وجہ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۵ھش
۱۳ فروری ۱۹۷۶ء

"مَیں نے ہر احمدی کو توحید کے نشے میں سرشار پایا"

(ایک مسلمان صحافی)

گزشتہ اشاعت میں بتایا گیا تھا کہ اسلام نے ایمان اور عقائد صحیحہ کے ساتھ ساتھ عمل صالح پر بھی خاص زور دیا ہے۔ قرآن کریم نے جب بھی ایمان کا ذکر کیا ہے اس کے ساتھ عمل صالح کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے کہ:۔

"ایمان ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے۔"

درحقیقت حقیقی ایمان جب انسان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی توفیق ملتی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اس کے تمام افعال خود بخود اعمال صالح بن جاتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہمیں بار بار اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ:۔

"تمہارا تمام حسن اس امر پر منحصر ہے کہ تم صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنے کی کوشش کرو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جتنا جتنا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا چلا جائے گا اتنا ہی وہ اعلیٰ اخلاق کا حامل ہوگا اور اسی نسبت سے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اعمال کی اصلاح پر خاص زور دیا ہے اور فرمایا ہے:۔

کلّ یعمل لما خلق لہٗ۔ (بخاری کتاب القدر)

یعنی ہر شخص (نیک) عمل ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسے اپنی پیدائش کے اس مقصد کو بہرحال پورا کرنا چاہیئے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔ (مسلم)

یعنی اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل قدر و قیمت انسان کے ان اعمال کو حاصل ہے جو خلوصِ دل سے اور خلوصِ نیت سے کئے جائیں۔

اسلام کے بطلِ جلیل سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی چونکہ الہام الٰہی یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کے مطابق دینِ اسلام ہی کو زندہ کرنے اور شریعتِ حقہ اسلامیہ کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اس زمانہ میں مبعوث کئے گئے تھے اس لئے حضور علیہ السلام نے بھی حقیقی اسلامی عقائد کو اجاگر کرنے کے ساتھ ہی اصلاحِ اعمال کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا:۔

"یاد رکھو! ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے کہ جیسے دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اسی حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔"

"اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے تو وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ ... میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ۔ قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے عمل کے بدون زندہ نہیں رہ سکتی۔ ..... پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو۔" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو مندرجہ بالا نصیحت کے مطابق صحیح اسلامی عقائد پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے جملہ افعال و کردار کو بھی خالصۃً اسلامی روح اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق بخشی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یہی اس کی وہ امتیازی شان اور خصوصیت ہے جس کا اپنے اور غیر سبھی اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ تقسیم برصغیر سے بہت عرصہ قبل جب ایک غیر از جماعت مسلمان صحافی نے جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کا دورہ کیا تو اس کے تاثرات یہ تھے کہ:۔

"جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی اور جس طرف نظر اٹھتی تھی قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔ قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعویٰ میں بڑی حد تک سچا پایا کہ وہ دنیا میں اسلام کو پُرامن صلح کے طریقوں سے تبلیغ و اشاعت کے ذریعے ترقی دینے کے اہل ہیں اور وہ ایسی جماعت ہے جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصاً للہ مدبر اور اسلام کی فدائی ہے۔"

"احمدی جماعت کے افراد کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشے میں سرشار پایا۔ قرآن مجید کے متعلق جس قدر رضا و قانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی کہیں اور نہیں دیکھی۔ صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلا تمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔ ..... سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا مؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا حتیٰ کہ احمدی جماعت کے تاجروں کا صبح سویرے اپنی اپنی دکانوں اور احمدی مسافر مقیم مسافرخانے کی قرآن خوانی بھی ایک نہایت پاکیزہ سین پیدا کر دیتی تھی۔ گویا صبح کو مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدسیوں کے گروہ در گروہ آسمان سے اُتر کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے بنی نوع انسان پر قرآن مجید کی عظمت کا سکہ بٹھاتے آتے ہیں۔ غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔"

(بیان مسٹر محمد اسلم جرنلسٹ۔ منقول از اخبار بدر قادیان ——— بحوالہ تاثراتِ قادیان صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

خالص اور بے ریا توحید پرستی کی یہ امتیازی شان نسلاً بعد نسلٍ ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اپنے اموال کی حفاظت کیجئے!

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

صاحبِ نصاب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے مالوں پر زکوٰۃ ادا کر کے ان کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک بار واضح لفظوں میں فرمایا:-

"اِنّی لَاَستَحیی مِن رَبّی اَن اُخالِفَ اَبابَکرٍ"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۳۱۴)

میں اپنے رب سے شرماتا ہوں کہ ابوبکر کی خلاف ورزی کروں

"وَھَل اَنا اِلّا حَسَنَۃٌ مِن حَسَنَاتِ اَبی بَکرٍ"

(ایضاً)

میں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نیکیاں یادگاروں میں سے فقط ایک یادگار ہوں

دوسرا حوالہ

"بحضرت آپ اسلام کے آدم ثانی اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کے مظہر اول تھے۔ آپ نبی تو نہ تھے لیکن آپ میں رسولوں کی سی قوتیں ودیعت کی گئی تھیں۔ آپ کے صدق و صفا کا ہی نتیجہ تھا کہ چمن اسلام کی بہار و رونق واپس آگئی اور آفات و مصائب کی آندھیوں کے بعد اس کی زینت لوٹ آئی اور گلشن اسلام میں طرح طرح کے پھول کھلنے لگے اور مرجھائی ہوئی شاخیں از سر نو سرسبز و شاداب ہوگئیں"

(تتمہ سر الخلافہ ص ۱۶)

تیسرا حوالہ

آپ نے اسلام کو ایک ایسی دیوار کی طرح پایا جو شریروں کی شر انگیزی سے گرا ہی چاہتی تھی۔ مگر آپ نے آگے بڑھ کر اس دیوار کو ایک ایسا مضبوط قلعہ بنا دیا جس کی دیواریں لوہے کی طرح مضبوط ہوں اور اس میں ایک فرمانبردار اور مطیع لشکر مراد ہو۔

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۱۷)

چوتھا حوالہ

حضرت ابوبکرؓ کی ادنیٰ بھی خوبیاں اور متعدد برکات ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے مسلمانوں کے سر آپ کے بار احسانات سے جھکے ہوئے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمانداروں کے واسطے امن کا موجب بنایا اور کفر و ارتداد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اسی طرح آپ کو قرآن کریم کا حامیِ اول اور خادمِ اول بھی بنایا اور آپ نے اللہ کی کتاب مبین کی اشاعت کی توفیق پائی۔ آپ نے قرآن پاک کو جمع کرنے اور محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ترتیب کے مطابق اسے مرتب کرنے میں اپنی تمام تر کوشش صرف کر دی۔ دین کی غمخواری اور غمگساری میں آپ کی اشکبار آنکھیں اُبلتے چشمہ کا نظارہ پیش کرتیں

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:-

اِنَّ اَکرَمَ الخَلقِ مِن ھٰذِہِ الاُمَّۃِ عَلَی اللّٰہِ بَعدَ نَبِیِّھَا وَ اَرفَعَھُم دَرَجَۃً اَبُوبَکرٍ لِجَمعِہِ القُرآنَ"

(کنز العمال جلد ۱ ص ۳۱۹ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۲ھ)

اس امت (محمدیہ) میں اس کے نبی کے بعد تمام مخلوق میں معزز اور درجہ میں بلند حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں کیونکہ آپ ہی نے جمع قرآن کا سرانجام دیا ہے۔

حضرت علامہ نووی نے لکھا ہے

کَانَ اَحَدُ الصَّحابَۃِ الَّذِینَ حَفِظُوا القُرآنَ کُلَّہٗ۔

(حلی الایام فی خلفاء الاسلام" از عطا حسنی بھجتا ص ۱۲۲) آپ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے جنہیں پورا قرآن حفظ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

پانچواں حوالہ

"صدیق اور فاروق خدا کے عالی مرتبہ امیر قافلہ ہیں۔ وہ سربفلک پہاڑ ہیں۔ انہوں نے شہریوں اور بیابان نشینوں کو حق کی طرف بلایا یہاں تک کہ ان کی دعوت اقصائے بلاد تک پہنچی۔ ان کی خلافت، اسلام کے پھلوں سے لدی ہوئی اور کامرانی و کامیابی سے معطر و ممسوح تھی۔"

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۴۲ و ۵۰)

ان کارناموں کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتب صحاح ستہ۔ کنز العمال۔ ابن خلدون۔ طبقات ابن سعد۔ تاریخ الخمیس۔ طبری۔ ازالۃ الخفاء۔ تاریخ الخلفاء۔ محاضرات الخضری۔)

اسی مضمون کو آپ نے ایک عربی شعر میں یوں ادا کیا ہے:-

لہ باقیات صالحات کشارق
لہ عین آیات بھذا التطھر
وعند ماتہ مثل البدور منیرۃ
وثمراتہ مثل الجنی المتکثر

(سر الخلافۃ ص ۵۵-۵۶)

"آپ کے باقیاتِ صالحات سورج کی طرح ہیں اور آپ کے تقدس کے نشانات کے چشمے جاری ہیں آپ کی علامات مودت چاندوں کی طرح روشن ہیں اور اس کے ثمرات پکے ہوئے میوہ کی طرح بکثرت ہیں)

چھٹا حوالہ

حضرت مہدی موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فقر و زہد اور درویشانہ زندگی کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:-

"اپنے وطنوں عزیزوں اور اپنے مال و متاع کو اللہ اور اس کے رسول کے لئے چھوڑا کفار کے ہاتھوں ہر طرح کی ایذا بھی شریروں کی شرارت سے گھروں سے بے گھر ہوئے لیکن پھر بھی انہوں نے اخیار و ابرار بن کر صبر کیا۔ دولت و ثروت بے حد آئی لیکن انہوں نے اپنے گھروں کو سونے چاندی سے نہیں بھرا نہ اپنی اولاد کے لئے سونا یا چاندی کا درہم چھوڑا بلکہ جو کچھ آیا سے بیت المال میں دے دیا"

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۱۰)

یہی خدا کے فضل و کرم سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک نقطہ پر تاریخ اسلام کی بے شمار شہادتیں پیش کر سکتا ہوں مگر افسوس وقت اس کی اجازت نہیں دیتا اس لئے بطور نمونہ صرف ایک دو واقعات اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بحوالہ ابن سعد لکھا ہے کہ بیعت خلافت کے دوسرے دن حضرت ابوبکر صدیقؓ کچھ چادریں لئے بازار میں جارہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ ارشاد فرمایا بیچنے کے لئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب آپ مسلمانوں کے خلیفہ اور امیر المومنین ہیں یہ ترک کریں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہایت رقت بھرے دل سے فرمایا پھر میرے اہل و عیال کی گذر اوقات کیسے ہوگی؟ حضرت عمرؓ امیر المومنین کی زبان سے یہ دردناک جواب سنتے ہی حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس پہنچے اور ان کو تحریک کی کہ خلیفۃ الرسول کے لئے ایک مہاجر کی حیثیت سے خوراک اور لباس کا انتظام کر دیں اور جب کپڑے پرانے ہوجائیں تو واپس لیکر ان کے بدلہ میں نئے دیدیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(سیرت حلبیہ ج ۳ ص ۳۸۸)

حضرت ابوبکرؓ نے وفات سے قبل حضرت عائشہؓ سے فرمایا بیٹی میں نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال کا کوئی روپیہ نہیں لیا۔ سادہ کھانا کھایا اور معمولی لباس پہنا مسلمانوں کی ملکیت میں سے میرے پاس صرف ایک حبشی غلام پانی لانے والا اونٹ دودھ دینے والی اونٹنی کھانے کا بڑا پیالہ اور یہ دھاری دار چادر ہے جسے ہم سب دیکھتے ہیں۔ ان سب سے ہم نے دور خلافت میں استفادہ کیا ہے جب کہ ہم مسلمانوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام انجام دیے جاتے تھے۔ اب میرے انتقال کے بعد یہ سب چیزیں حضرت عمرؓ کو دے دینا۔ چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد حضرت عائشہؓ نے یہ سب چیزیں حضرت عمرؓ کو بھجوا دیں حضرت عمرؓ زار و قطار رونے لگے اور فرمایا اللہ ابوبکر پر رحم و کرم کی بارشیں نازل کرے آپ نے مجھ پر ایک اور بوجھ لاد دیا ہے

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۵۔ مترجم)

ساتواں حوالہ

حضرت مہدی موعود فرماتے ہیں:۔

"انہوں نے دنیا پرستوں کی گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنے بیٹوں کو جانشین مقرر نہ کیا اور نہ امراء و سلاطین کی طرح ناز و نعمت کی طرف مائل ہوئے بلکہ اس دنیا میں انہوں نے زہد کا جامہ اوڑھ کر زندگی بسر کی .... بخدا یہ لوگ مجسم انصاف اور عادل تھے خدا کی قسم اگر انہیں ناجائز مال کی بھری ہوئی وادی بھی مل جاتی تو وہ اس پر بالکل نہ جھکتے اور اگر انہیں سونے کے پہاڑ دے دیے جاتے یا ان کے لئے ساتوں زمینیں سونے کی بنا دی جاتیں تو وہ کبھی بندہ حرص و ہوا بن کر ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تک بھی نہیں۔ حلال مال انہیں ملا تو انہوں نے خدا کی راہ میں اور دین کے کاموں میں خرچ کر دیا۔ پھر ہم کیونکر خیال کر سکتے ہیں کہ چند درختوں کی خاطر وہ جگر گوشہ رسول خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حقوق کو غصب کرنے والے بن گئے"

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۱۲۔۱۳)

اس سلسلہ میں شرح نہج البلاغہ (خطبات حضرت علیؓ) لابن ابی حدید جلد ۱ ص ۲۵۲ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خلافت کے ابتدائی ایام کا یہ حقیقت افروز بیان موجود ہے کہ

"فو اللہ لقرابۃ رسول اللہ احب الی ان اصلہا من قرابتی و انی واللہ ما آلوکم من ہذہ الاموال التی کانت بینی و بینکم الا الخیر و لکنی سمعت رسول اللہ یقول لا نورث ما ترکناہ صدقۃ و انما یاکل آل محمد من ہذا المال و انی واللہ لا اترک امرا صنعہ رسول اللہ الا صنعتہ

(ایضاً بخاری شریف کتاب بدء الخلق)

اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت کے مقابل بہت زیادہ محبوب ہے۔ بخدا میں ان اموال میں جو میرے اور آپ کے زیر نظر ہیں۔ اپنی طرف سے خیر و برکت کا پہنچانے دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا حضور فرماتے تھے ہم وارث نہیں کئے جائیں گے ہمارا سب ترکہ صدقہ ہوگا۔ ہاں آل محمد کے خورد و نوش کا انتظام اسی مال سے ہوگا۔ خدا کی قسم میں وہ امور ہرگز نہیں چھوڑوں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اختیار فرمایا۔ چونکہ یہ مبارک فیصلہ سنت نبوی کے عین مطابق اور دربار رسولؐ سے صادر شدہ تھا اس لئے حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اس پر اظہار خوشنودی کیا۔ فرضیت عنہ"

(شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید جلد ۱ ص ۵۷ مطبوعہ ایران)

ازاں بعد دوسرے خلفاء حتی کہ رابع الخلفاء حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی اپنے مقدس عہد خلافت میں ہمیشہ اسی کے مطابق عمل درآمد کیا۔ چنانچہ حضرت [illegible] فرمایا کہ:۔

"عن ابراہیم الکرخی قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام لای علۃ ترک امیر المومنین علیہ السلام فدک لما ولی الناس فقال للاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اسی ضمن میں حضرت علامہ باقر مجلسی نے (بحار الانوار جلد ۸ ص ۱۲۳ میں) حضرت ابو جعفر محمد بن علی کا یہ فیصلہ کن بیان بھی درج فرمایا ہے کہ

"سلک فیہم طریق ابی بکر و عمر"

(امیر المومنین حضرت علیؓ نے اہلبیت کے معاملہ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہی کے مسلک کو جاری رکھا)

آٹھواں حوالہ

حضرت مہدی موعود فرماتے ہیں:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق پر رحمتیں نازل فرمائے آپ نے اسلام کو زندہ و تازہ کر دیا ..... اور نیکیوں کا فیضان قیامت تک جاری کر دیا۔ آپ گریہ و بکا کرنے والے اور خدا کے لئے دنیا سے منقطع ہونے والے تھے۔ دعا و تضرع مولا کے آگے گرنا، خدا کے حضور گریہ و بکا کرنا اور آستانہ الوہیت پر اپنی جبیں تذلل سے سجدہ ریز ہونا اور خدا کی خفگی و ناراضگی سے پناہ مانگنا آپ کی عادت تھی۔ سجدہ میں دعا و نداء کے لئے آپ ہمیشہ کوشاں رہتے اور تلاوت قرآن کرتے ہوئے روتے۔ بلاشبہ آپ فخر اسلام اور فخر مرسلین تھے اور آپ کے جوہر لطیف کو خیر البریہ و اخص خلائق صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قریبی رشتہ و تعلق تھا... اور کتاب نبوت کا نسخہ اجمالی تھے۔"

(ترجمہ سر الخلافہ ص ۳۲۔۳۳)

[illegible] علیہ وسلم [illegible] [illegible] بکر فیانہ [illegible] السیرۃ [illegible] (تفسیر [illegible] ص ۲۵۲ سطر ۱)

ابوبکرؓ کی کیا بات ہے وہ تو نبوت کا تتمہ ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ روتے ہوئے آپ کے مکان کی طرف گئے اور آپ نے آپ کی نعش مبارک کو مخاطب کرتے ہوئے ایک درد ناک خطبہ پڑھا جس میں آپ کے مناقب و محاسن کو بڑے موثر پیرایہ میں بیان کیا

(البزار مجمع الزوائد)

(الموافقۃ بین اہل البیت والصحابہ جار اللہ زمخشری)

اور کنز العمال میں اس تاریخی خطبہ کا متن محفوظ ہے۔

(ایضاً مسند اہلبیت ص ۱۱/۱۲)

تاریخ اسلام از اکبر شاہ خان جلد ۱ ص ۲۴۳ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ طبع دوم

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

"وکان افضلہم زعمت فی الاسلام و انصحہم للہ و لرسولہ الخلیفۃ و خلیفۃ الخلیفۃ و لعمری ان مکانہما فی الاسلام لعظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید فرحمہما اللہ و جزاہما احسن ما عملا"

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۲۱۹)

تم بھی مانتے ہو کہ اسلام میں سب سے افضل اور اللہ اور اس کے رسول کے سب سے زیادہ خیر خواہ خلیفۂ رسول حضرت ابو(بکر) صدیقؓ تھے اور ان کے بعد دوسرے درجہ پر خلیفۂ خلیفہ یعنی فاروقؓ تھے خدا کی قسم اسلام میں ان دونوں کا مرتبہ نہایت بلند ہے اور ان دونوں کی وفات سے اسلام کو شدید زخم پہنچا ہے۔ خدا ان دونوں پر رحم فرمائے اور انہیں ان کے کارناموں کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

چار فروری کو مکا نکے کے ماموں ملک محمد شفیع صاحب ولد ملک شیر محمد صاحب مرحوم آف بلا چور ضلع ہوشیار پور تعمیر کا کام کرتے ہوئے بجلی کا شاٹ لگنے سے سول ہسپتال لائلپور میں ۸ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے (ملک بشیر احمد [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام امتحانات انصار اللہ برائے ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

پہلا امتحان ۱۹/۲۱ امان/مارچ بروز جمعہ/اتوار۔ نصاب یہ ہوگا:۔
۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع سوم
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ دعائیں۔
(جاگنے کے وقت و سوتے وقت۔ کھانا کھانے سے قبل۔ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں۔
۳۔ کتاب دافع البلاء (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دوسرا امتحان۔ ۲۵/۲۷ احسان/جون بروز جمعہ/اتوار
نصاب:۔ ۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم
۲۔ پانچ منتخب احادیث مع تشریح۔
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام"

تیسرا امتحان۔ ۱/۳ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ/اتوار
نصاب:۔ ۱۔ قرآن کریم پارہ ۱۷ نصف اول
۲۔ کتاب خلافت حقہ اسلامیہ (تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ منتخب الہامات مع تشریح اور پانچ اشعار باقی۔

اطفال کے لئے وظیفہ کا انعامی امتحان۔ یہ امتحان اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقع پر لیا جائیگا۔
نصاب یہ ہوگا:۔
(۱) نماز کا ترجمہ (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی یا ان کے بعد قرآن کریم کا کوئی اور حصہ (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۵) نبی کی تعریف اور اس کی صداقت کا معیار از قرآن کریم (۶) خلفائے راشدین دور اول اور دور ثانی کا تعارف (۷) علامات ظہور مہدی (۸) موٹے موٹے ملکی سیاسی و جغرافیائی حالات۔

نوٹ:۔ اراکین انصار اللہ کے تینوں امتحانات میں شامل کتب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔ قیمتیں حسب ذیل ہیں:۔
(۱) دافع البلاء ایک روپیہ — توضیح مرام۔ ڈیڑھ روپیہ
(۳) خلافت حقہ اسلامیہ۔ پچاس پیسے صرف۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ سے ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سال رواں میں سے ایک ماہ گزر چکا ہے۔ لہذا زعماء کرام سے گزارش ہے کہ ماہ جنوری کے چندہ کی وصول شدہ رقم جلد سے جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز تدریجی وصولی کا جو کم از کم معیار ہے اسے بہر صورت پورا کرنے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱۔ پاکستان ایرفورس میں مستقل کمیشن

۲۔ پاکستان نیوی میں "این" کیڈٹ سکیم

اول الذکر کے لئے درخواستیں ۵ اپریل ۱۹۷۶ء تک مطلوب ہیں۔ معیار تعلیم بی اے/بی ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن۔
عمر ۹ اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۸ تا ۳۰ سال ہونی چاہیئے۔
موخر الذکر کے لئے درخواستیں ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھیجی جائیں۔
عمر ۱۵ تا ۱۷ سال ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو ہونی چاہیئے۔
معیار تعلیم۔ سند امتحان SSC فزکس کیمسٹری اور ریاضی۔
دونوں کے دیگر کوائف کے لئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۶ء
(ناظر تعلیم)

شجرکاری کے متعلق امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۷۶ء میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ حکومت کی طرف سے قومی بہبودی کے لئے شجرکاری کی جو مہم جاری ہے اس میں انہیں دوسروں کی نسبت زیادہ شوق اور حسن عمل سے حصہ لینا چاہیئے تاکہ ہر لحاظ سے ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ الودود نے فرمایا تمام احباب جماعت کو اور بالخصوص احمدی زمینداروں اور ربوہ کے رہنے والوں کو حکومت کی اس مہم میں اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے ہوئے بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ یہ موسم درخت لگانے کے لئے بہت موزوں ہے۔ درخت ہوا کو صاف کرتے اور آکسیجن کو بڑھاتے ہیں جو ہماری صحت کے لئے مفید ہے۔ یہ موسم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور پیداوار بڑھانے میں بھی ممد ہیں۔

امام ہمام نے فرمایا حسن نیت کے ساتھ موقع اور محل کے مطابق درخت لگانا اعمال صالحہ میں داخل ہے جو خدا کی رضا کا موجب ہیں۔

مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ شجرکاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیں اور اس کی رپورٹ دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔
(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

چندہ ممبری کی شرح ۲۵ پیسے سے بڑھا کر ۵۰ پیسے ماہوار کر دی گئی ہے لیکن صاحب حیثیت بہنیں اس سے زیادہ دیا کریں۔ بہرحال ۵۰ پیسے فی ممبر چندہ مقرر ہو گیا ہے لجنات اس کے مطابق چندہ بھجوانے کی کوشش کریں۔ نیز جس لجنہ کے پاس سالانہ رپورٹ کی کاپی نہ ہو وہ دفتر میں لکھ کر منگوا لیں کیونکہ اس کے بغیر دوران سال کی سکیم کا علم نہیں ہو سکتا۔
(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تیئسویں سالانہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تیئسویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۶ شہادت/اپریل تا ۲۹ شہادت/اپریل ۱۳۵۵ ہش/۱۹۷۶ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔

قائدین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ کلاس میں نمائندگی کے لئے خدام کو تیار فرمائیں اور ان کے نام مرکز میں ارسال فرمائیں۔
(ناظم اعلیٰ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس)

ایک مجلس خدام الاحمدیہ کی قابل قدر مساعی

مکرم رشید احمد جان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور تحریر فرماتے ہیں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پشاور کا وعدہ پچھلے سال کے وعدہ سے تقریباً دوگنے سے بھی زیادہ ہے۔ وعدہ سال گزشتہ ۸۰۰۰/- روپے (وصولی اس سے بھی زیادہ) وعدہ امسال ۱۹۴۸۰/- روپے۔ یہ اضافہ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھانے سے ہوا ہے۔ مکرم قائد صاحب موصوف خود بھی اس صف میں شامل ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کی ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔
(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار بوجہ درد گردہ اور پیشاب کے عوارض بیمار ہے۔ احباب کامل اور عاجل شفا کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ (ماسٹر غلام محمد نصیر گیان باغ گوجرانوالہ)
۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ کچھ عرصہ سے کینسر کی بیماری میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین
(محمد شریف صدر جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور)
۳۔ خاکسار کے والد صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ظفر اللہ خان ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ وڈہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا)
۴۔ میرے بیٹے عزیز افتخار احمد (جو کہ آجکل فجی میں مقیم ہے) کی عرصہ بارہ سال سے کوئی اولاد نہیں ہے احباب کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (قاضی کمال الدین مکان الکوثر فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد الرحمٰن خرچ کرتے وقت دو باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہیں

اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے دوسرے یہ کہ وہ بخل نہیں کرتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں ان کے مدِّ نظر رہتی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بخل نہیں کرتے۔ اسراف کا مرض اِس زمانہ میں اِس قدر بڑھا ہوا ہے کہ آجکل مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی سمجھی گئی ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہو وہ سب خرچ کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے۔ گویا قرآن کریم تو کہتا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو اسراف نہ کرے۔ اور آجکل کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سچا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت مل گئی۔ اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بُلا کر پوچھا کہ مجھے دولت خرچ کرنے کا کوئی طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا اور کسی نے کچھ۔ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار سے گزر رہا تھا کہ بزّاز کی دکان سے کپڑے پھاڑنے کی آواز آئی جو اُسے پسند آگئی اور اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے روزانہ کپڑے کے تھان لا لا کر پھاڑا کرو۔ چنانچہ روزانہ اس نے کپڑوں کے تھان پھڑوانے شروع کر دیئے اور صبح سے شام تک اس کا یہی شغل رہتا کہ لوگ بیٹھے تھان پھاڑ رہے ہیں اور وہ چرچر کی آواز سُن کر خوش ہو رہا ہے۔ اب خرچ کرنے کو تو اس نے بھی اپنا روپیہ خرچ کیا مگر یہ کیسا نامعقول خرچ تھا۔ اِس طرح تو اگر کسی کے پاس کروڑوں روپیہ بھی ہو تو وہ سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے۔ قرآن کریم نے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا (فجر ع) میں کفار کو اُن کے اِس نقص کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں اپنے باپ دادا سے مال ملا۔ مگر بجائے اِس کے کہ تم اُسے ترقی دیتے تم نے اُس دولت کو اپنے ذاتی عیش و آرام کے لئے تباہ کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے تمہاری عملی قوتیں بیکار ہو گئیں اور تم تنزّل اور انحطاط کا شکار ہو گئے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ روپیہ کمانا آسان ہوتا ہے مگر اُسے خرچ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور حقیقتاً یہ بالکل درست ہے۔ دُنیا میں بہت لوگ ہیں جو روپیہ کماتے ہیں لیکن چونکہ انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اس لئے وہ ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور بہت ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں روپیہ خرچ کرنا آتا ہے اسلئے وہ تھوڑے روپیہ میں بھی آسانی سے اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔

بہرحال اسلام نے عباد الرحمٰن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں زمین پر غلبہ عطا فرماتا ہے تو وہ خزائن الارض کی تقسیم میں کسی قسم کے اسراف یا بخل سے کام نہیں لیتے۔ یعنی نہ تو قومی روپیہ کو اس طرح بند کر کے رکھتے ہیں کہ قومی و ملکی ترقیات میں روک واقعہ ہو جائے اور نہ اسراف سے کام لیتے ہیں کہ عوام کو شکایت کا موقع پیدا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں ایسا ہی نمونہ دکھایا۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بھی بنایا اور لاکھوں روپیہ کے اموال آپؐ کے قبضہ میں آئے مگر آپؐ نے کبھی اُن کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی جگہ بخل سے کام لے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کیا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

بازیافتہ گھڑی

ایک گھڑی رحمت بازار ربوہ سے ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔

معرفت منیجر الفضل ربوہ

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن کی حالیہ شائع کردہ تصانیف

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یادگار ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے لئے جو مقاصد مخلصینِ جماعت کے مشورہ سے مقرر کئے گئے ہیں ان میں سیدنا حضرت فضلِ عمرؓ کے خطبات و تقاریر اور حضورؓ کی سوانح حیات مرتب کر کے شائع کرنا بھی شامل ہے۔

اِس ضمن میں دو کتابیں حال ہی میں ادارہ ہذا کی طرف سے شائع کی گئی ہیں جو اوّل "خطباتِ محمود" جلد دوم اور دوم "سوانح حضرت فضلِ عمرؓ" جلد اوّل ہیں۔ اوّل الذکر میں حضورؓ کے وہ خطبات جمع کئے گئے ہیں جو حضورؓ نے عید الاضحیہ کے مواقع پر ارشاد فرمائے۔

دوسری کتاب "سوانح حضرت فضلِ عمرؓ" کا مسودہ ایک چھ رُکنی ایڈیٹوریل بورڈ کے مشورہ کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا تالیف کردہ ہے۔

یہ کتابیں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

قیمتیں "خطباتِ محمودؓ" جلد دوم اٹھارہ روپے فی جلد

" "سوانح حضرت فضلِ عمرؓ" جلد اوّل سولہ روپے فی جلد

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے بشیر احمد خان (نواسہ حضرت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ساکنہ دہلی دروازہ لاہور کا نکاح عزیزہ بشریٰ پروین بنت مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب محلہ الف ربوہ سے بعوض حق مہر چار ہزار روپیہ بتاریخ ۸ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد اکرم خان دہلی دروازہ لاہور)

کلیرنس سیل

۱۲ تا ۲۲ فروری

اہل ربوہ یہ اعلان پڑھ کر خوش ہوں گے کہ ہم نے اپنی دکان میں بعض سُوتی و ریشمی کپڑوں مثلاً کریپ پلین و پرنٹڈ، آئرش لیلن، یونیورسل کاٹن پرنٹ، فلالین پرنٹ، کیمبرک پرنٹ، چیک شرٹنگ، کاٹن چکن، ملیشے بوائے، جین، سوفینی وہیملٹن، کٹ پیس سُوتی و ریشمی اور دوپٹے سجاد جٹ وشیفون کی کلیرنس سیل شروع کی ہے۔ احباب خصوصی رعایت کے سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ عبد المومن مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ۔ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیز ناصر کرامت کا جولائی ۱۹۷۶ء میں فائنل امتحان ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بیٹے مسعود احمد کرامت اور ان کے بیوی بچوں کے لئے ہر قسم کی بہتری کی دعا فرمائیں۔ میری صحت بھی اچھی نہیں رہتی۔ تمام بہنیں اور بھائی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

(بیگم کرامت فیرلن نیو جرسی۔ یو۔ ایس۔ اے)